

خاقان کی خواہش تھی کہ اپنے پڑوسی بادشاہ سے ملنے کے لیے سفید ہاتھی پر بیٹھ کر جائے۔ اس نے اعلان کروایا تھا کہ جو شکاری بادشاہ کو سفید ہاتھی لا کر دے گا اس کو ہاتھی کے وزن کے برابر اثرفیاں انعام میں دی جائیں گی۔ بہت دن گزر گئے لیکن کوئی شخص بادشاہ کے لیے سفید ہاتھی نہ لا سکا۔

ایک دن کمھار بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، ”جہاں پناہ! میرے پڑوس میں ایک دھوبی رہتا ہے۔ وہ اپنے کام میں بہت ماہر ہے۔ وہ کالے کپڑوں کو دھو کر دودھ کی طرح سفید کر دیتا ہے۔ عالی جاہ! آپ اُسے حکم دیں کہ وہ آپ کے کالے ہاتھی کو دھو کر سفید کر دے۔ اس طرح بادشاہ سلامت کو ایک سفید ہاتھی مل جائے گا۔“

اب بادشاہ نے کمھار کو حکم دیا، ”سنو! تم ہاتھی کو نہلانے کے لیے فوراً ایک بڑا طب بناؤ۔ یہ بہت ضروری ہے۔“

بادشاہ نے کمھار کو دوسرا ٹب بنانے کا حکم دیا۔

کمھار نے بڑی محنت سے دوسرا مضبوط ٹب بنایا۔ اُسے کئی لوگ مل کر دربار میں لائے۔ ٹب میں پانی بھرا گیا۔ دھوبی نے اس کے نیچے آگ سٹگائی۔ ہاتھی کو اس میں داخل کیا گیا لیکن یہ ٹب بھی کام نہ آیا۔ اس کا پیندا اتنا موٹا تھا کہ آگ کی گرمی پانی تک نہ پہنچ سکی۔

غرض ٹب بنانے کا کام چلتا رہا۔ کمھار اور اس کے خاندان والے ٹب بنانا کر پریشان ہو گئے۔

ایک دن کمھار بادشاہ سلامت کو ایک نیا ٹب دکھا رہا تھا کہ اتنے میں کئی شکاری دوڑتے ہوئے دربار میں داخل ہوئے۔ انھوں نے چلا کر کہا، ”جہاں پناہ! آپ کو فتح مبارک ہو۔ ہم نے آپ کے لیے ایک سفید ہاتھی پکڑ لیا۔ اب لوگ آپ کو سفید ہاتھی کا بادشاہ کہیں گے۔“

سفید ہاتھی بادشاہ سلامت کے حضور میں پیش کیا گیا۔ بادشاہ خوشی کے مارے دھوبی، کمھار اور ہاتھی کو نہلانے والے ٹب کو بھول گیا۔

اس طرح کمھار کی جان بچی اور دھوبی نے بھی خدا کا شکر ادا کیا۔ (احمد جمال پاشا)

